مولانا عبدالقیوم حقانی

دار العلوم حقانیہ کے شب و روز

سعودی عرب کے شیخ عبداللہ الزائد کی آمد گذشتہ سال کی طرح اب بھی ۲۶ / اپریل کو سعودی عرب کے ممتاز عالم شیخ عبداللہ بن الزائد سابق وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی حال مدرس اعلیٰ جامعۃ الامام الریاض پاکستان کے دینی مدارس کے معائنہ اور دینی و تعلیمی روابط کی غرض سے تشریف لائے۔ ان کی آمد کی اطلاع پہلے سے دار العلوم حقانیہ پہنچ چکی تھی۔ ۲۵ / اپریل کو ۴ بجے جب آپ اسلام آباد ائیرپورٹ پر اترے تو دار العلوم کی طرف سے مولانا سمیع الحق صاحب ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ مدینہ یونیورسٹی کے استاذ شیخ عبدالقوی، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف فیصل آباد، مولانا میاں فضل حق صاحب بھی ان کے ہمراہ تھے۔ دار العلوم کے طلبہ و اساتذہ اور مڈل سکول تعلیم القرآن کے طلبہ نے دار العلوم سے باہر پرشگاف نعروں سے ان کا زبردست استقبال کیا، معزز مہمانوں کو دفتر اہتمام میں لایا گیا جہاں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ تشریف فرما تھے اور ان کی آمد کے منتظر تھے، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ باوجود ضعف اور نقاہت کے دو آدمیوں کے سہارے کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر ان کا خیر مقدم کیا اور چائے سے ان کی تواضع فرمائی۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور معزز مہمانوں کے درمیان کافی دیر تک گفتگو ہوئی چونکہ مملکت سعودیہ کے پاکستان اور اس کے علمی و تعلیمی سرگرمیوں میں دلچسپی اور دونوں ممالک کے آپس میں گہرے روابط پر روشنی پڑتی ہے اس لئے اس کی ایک جھلک نذر قارئین ہے۔

شیخ عبداللہ الزائد نے آپ کو فرمایا کہ ہمیں آپ (شیخ الحدیث مدظلہ) کی زیارت و ملاقات کی دیرینہ آرزو تھی، بحمداللہ کہ آج ہم دوبارہ اس شرف عظیم سے فائز المرام ہوئے۔ جلالۃ الملک الفہد فرمانروائے سعودی عرب نے مجھے آپ کی خدمت میں تحیہ و سلام عرض کرنے کی تاکید کی تھی وہ آپ کے دینی مساعی اور خدمت اسلام کی شبانہ روز جدوجہد سے بے حد مسرور ہیں اور خوب متعارف ہیں اور آپ کی صحت و عافیت مزید علمی و عملی اور روحانی ترقیات کیلئے دعا گو تھے۔

جواباً حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے شاہ فہد کے نام سلام اور ایک پیغام عرض کیا تو فرمایا میں شاہ کو

آپ کا پیغام پہنچانا اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں ۔ نیز حضرت شیخ الحدیث سے دریافت صحت پر فرمایا : اس وقت آپ کے وسیع قومی تعلیمی اور اسلامی خدمات کے پیش نظر تمام عالم اسلام بالخصوص اہل پاکستان پر لازم ہے کہ وہ آپ کی تندرستی اور صحت کے لئے دعا کرتے رہیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی ، اور خدمت دین کے لئے آپ کے عظیم مساعی میں مزید برکتیں نازل فرمادے ۔

اسی دوران جب احقر نے حقائق السنن شرح اردو جامع السنن (حضرت شیخ الحدیث کے آمالیٔ ترمذی) کا کتابت شدہ کچھ مسودہ پیش کیا تو معزز مہمان اور ان کے رفقاء کے چہروں پر حد درجہ بشاشت اور فرحت وانبساط کے آثار ہویدا ہوئے ۔ متفرق مقامات سے متن ، عنوانات اور حواشی دیکھ کر حد درجہ مسرت کا اظہار فرمایا اور اسکی تکمیل کی دعا کی نیز مشتاقانہ طور پر جلد اس کو عربی میں ڈھالنے کی خواہش کا اظہار کیا ۔

ادھر دار الحدیث کا وسیع ہال ، دار العلوم کے اساتذہ اور طلبہ سے کھچا کھچ بھر چکا تھا جہاں معزز مہمان نے خطاب کرنا تھا ۔ شیخ عبد اللہ الزائد جب حضرت شیخ الحدیث کی معیت میں دار الحدیث میں داخل ہوئے تو ہال نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا ۔ دار العلوم کے استاذ شعبہ حفظ قاری محمد سلیمان صاحب کی تلاوت کلام پاک سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا ۔

جناب مولانا سمیع الحق صاحب نے معزز مہمانوں کا پرجوش خیر مقدم کیا اور اجمالی تعارف کے بعد مولانا عبد الرحیم اشرف (فیصل آباد) کو تقریر کی دعوت دی ان کی مختصر تقریر کا ایک اقتباس یہ ہے :

"ابھی یہاں بیٹھے بیٹھے مجھے یہ احساس ہوا کہ شیخ عبد اللہ الزائد کے دورہ کا آغاز اور اس کی پہلی تقریب دار العلوم حقانیہ سے شروع ہونے کی وجہ یہ ہے ۔ کہ شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جن بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس جامعہ دار العلوم حقانیہ کے طلباء نہ صرف میدان تعلیم میں عظیم ترین سعادتوں سے بہرہ ور ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر جہاد افغانستان میں بھی بنفس نفیس شریک اور مصروف کار ہیں یہ ادارہ اس وجہ سے بہت زیادہ افتخار کا مستحق ہے کہ اس کے تربیت یافتہ بزرگوں اور نوجوانوں نے جہاد افغانستان میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ بہت سوں نے خلعت شہادت بھی حاصل کی ہے ـــــ جب یہ لفظ سامنے آیا تو مجھے یہاں سے آغاز میں ایک عجیب سی حلاوت اور لذت محسوس ہوئی ۔

اس کے بعد احقر نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ اور دار العلوم کی جانب سے کلمات ترحیب پیش کئے اور دار العلوم کا اجمالی تعارف کرایا ۔ شیخ عبد القوی کے مختصر خطاب کے بعد شیخ عبد اللہ الزائد نے مفصل تقریر

کی جو آئندہ شمارے میں شائع کر دی جائے گی
تقریب ختم ہوئی تو معزز مہمانوں نے جناب مولانا سمیع الحق صاحب کی رہنمائی میں دار العلوم کے مختلف شعبہ جات کتب خانہ، دفتر الحق، دار التصنیف، موتمر المصنفین کا معائنہ کیا۔ موتمر کی مطبوعات میں آپ نے "قادیان سے اسرائیل تک" نامی کتاب میں بڑی دلچسپی ظاہر کی اور مولانا سمیع الحق سے خواہش ظاہر کی کہ اس کا عربی میں ترجمہ کرایا جائے اور عرب ممالک میں پھیلایا جائے۔

اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ہمراہ مولانا سمیع الحق کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے ظہرانہ میں شرکت کی۔ یہاں سے فراغت کے بعد معزز مہمانوں کو دار الحفظ و التجوید میں لایا گیا، دار الحفظ کے طلبہ نے پرشگاف نعرہ ہائے تکبیر سے ان کا استقبال کیا۔ شیخ عبد اللہ الزائد نے یہاں بھی ایک ایک طالب علم سے ہاتھ ملایا جب شیخ کو قاری محمد عبد اللہ صاحب کے تعارف سے یہ معلوم ہوا کہ دار الحفظ کے اکثر طلبہ کے والدین یا تو مہاجر ہیں اور یا جہاد افغانستان میں شہید ہو چکے ہیں۔ بعض طلباء ایسے بھی ہیں جو مسلمانوں کے قدیم علمی مراکز سمرقند و بخارا سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض امام بخاری کے موطن خرتنگ سے تعلق رکھتے ہیں تو حد درجہ متاثر ہوئے اور طلبہ کی تعلیمی صلاحیت، قرأت و تجوید اور عربی کے مکالمے ہمہ تن انہماک اور زبردست اشتیاق سے سنے۔

جب ۹ سال کے ایک طالب علم نے فصیح عربی اور معصومانہ لہجے میں شیخ کی خدمت میں دار الحفظ کے طلبہ کی طرف سے فصیح عربی میں استقبالیہ کلمات کہے تو شیخ عبد اللہ الزائد کی حیرت کی انتہا نہ رہی اور فرمایا:

انا لانستطیع ان نتکلم مثل هذا

طلبہ کے عربی مکالموں، اور ایک طالب علم کا خطبۂ حجۃ الوداع کے ایک حصہ کا پڑھنا اور ایک کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت فاطمہؓ کے درد انگیز کلمات نے تمام حاضرین کو حیرت میں ڈال دیا اور قلوب میں رقت تھی، چشم پرنم تھے۔

بعد میں شیخ محترم پشاور تشریف لے گئے مولانا سمیع الحق صاحب بھی پشاور، چارسدہ اتمان زئی کے بعض پروگراموں میں آپ کے ساتھ رہے۔

افسران کا سہ روزہ تربیتی کورس ۲۳ تا ۲۵ اپریل تک پشاور کی رورل اکیڈمی میں زیر تربیت ملک کے چاروں صوبوں سے بڑے بڑے افسران کا ایک گروپ اپنے سہ روزہ اسلامی تعلیمات کے پروگرام پر دار العلوم حقانیہ تشریف لائے تھے۔ تینوں روز حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے درس حدیث میں شریک رہے، اس کے علاوہ حضرت مولانا زاہد الحسینی صاحب مدظلہ اور دار العلوم کے اساتذہ مفتی غلام الرحمن، مولانا انوار الحق، قاری